بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

فون نمبر ۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم چہار شنبہ

The Daily

ALFAZL

RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۳ ظہور ۱۳۴۴ ہش ۵ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ ۳ اگست ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۷۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

(محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ)

ربوہ ۲ اگست بوقت ۷½ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت پرسوں اور کل اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت ٹھیک ہے الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

● ربوہ ۲ اگست۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

● سابقہ علاقہ سندھ میں تا حال بارش نہ ہونے کی وجہ سے سلسلہ کی اور حضرت اقدس کی زمینوں کی فصلوں خصوصاً کپاس کی فصل پر بہت اثر پڑ رہا ہے اور نقصان کا اندیشہ ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس علاقہ میں باران رحمت نازل فرمائے۔ آمین

● مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کا بچہ عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ حال ہی میں ایک خطرناک پھوڑا نکل آیا جس کا اپریشن بھی ناکام رہا ہے۔ عنقریب دوسری بار اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کامیاب کرے اور اسے کامل شفا عطا فرمائے۔

● مکرم ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی صدر محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ اطلاع فرماتے ہیں کہ میرے بھتیجے طاہر احمد ملک ابن حبیب احمد صاحب ملک نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے سول انجینئرنگ کے تیسرے سال کے امتحان میں یونیورسٹی بھر میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ کامیابی اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور اسے آئندہ مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

● مورخہ ۳۱ اگست کو عزیزم مکرم عبد السمیع صاحب ایم اے ابن محترم مولانا عبد الغفور صاحب مرحوم مربی سلسلہ احمدیہ کو ایک حادثہ میں چوٹیں آئی ہیں احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن وہ ہے جس کے دل میں محبت الٰہی نے عشق کے رنگ میں جڑ پکڑ لی ہو

وہ ہر ایک تکلیف اٹھاتا ہے مگر خدا تعالیٰ کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑتا

"قرآن اور حدیث سے ثابت ہے کہ مومن کی ہر ایک چیز بابرکت ہو جاتی ہے۔ جہاں وہ بیٹھتا ہے وہ جگہ دوسروں کے لئے موجب برکت ہوتی ہے اس کا پس خوردہ اوروں کے لئے شفا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ ایک گنہگار خدا تعالیٰ کے سامنے لایا جاویگا۔ خدا تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ تو نے کوئی نیک کام کیا وہ کہے گا نہیں۔ پھر خدا تعالیٰ اس کو کہے گا کہ فلاں مومن کو تو ملا تھا وہ کہے گا خداوندا میں ارادتاً تو کبھی نہیں ملا وہ خود ہی ایک دن مجھے راستہ میں مل گیا خدا تعالیٰ اسے بخش دیگا۔ پھر ایک اور موقعہ پر حدیث میں آیا ہے کہ خدا تعالیٰ فرشتوں سے دریافت کریگا کہ میرا ذکر کہاں پر ہو رہا ہے وہ کہیں گے ایک حلقہ مومنین کا تھا جہاں دنیا کے ذکر کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ البتہ ذکر الٰہی آٹھوں پہر ہو رہا ہے۔ ان میں ایک دنیا پرست شخص تھا اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ میں نے اس دنیادار کو اس ہم نشینی کے باعث بخش دیا۔ اُلٰٓئِكَ قَوْمٌ لَا یَشْقٰى جَلِیْسُهُمْ بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ جہاں ایک مومن امام ہو اس کے مقتدی پیشتر اس کہ وہ سجدہ سے سر اٹھاوے بخش دیئے جاتے ہیں۔

مومن وہ ہے کہ جس کے دل میں محبت الٰہی نے عشق کے رنگ میں جڑ پکڑ لی ہو اس نے فیصلہ کر لیا ہو کہ وہ ہر ایک تکلیف اور ذلت میں بھی خدا تعالیٰ کا ساتھ نہ چھوڑیگا۔ اب جس نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کب کسی کا کانشنس کہتا ہے کہ وہ ضائع ہو گا۔ کیا کوئی رسول ضائع ہوا۔ دنیا نا خنوں تک ان کو ضائع کرنے کی کوشش کرتی ہے لیکن وہ ضائع نہیں ہوتے جو خدا تعالیٰ کے لئے ذلیل ہو وہی انجام کار عزت و جلال کا تخت نشین ہو گا۔ ایک ابوبکرؓ ہی کو دیکھو جس نے سب سے پہلے ذلت قبول کی اور سب سے پہلے تخت نشین ہوا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ پہلے کچھ نہ کچھ دکھ اٹھانا پڑتا ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے ؎

عشق اول سرکش و خونی بود ٭ تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

عشق الٰہی بے شک اول سرکش و خونی ہوتا ہے تا کہ نا اہل دور ہو جاوے۔ عاشقان خدا تکالیف میں ڈالے جاتے ہیں۔ قسم قسم کے مالی اور جسمانی مصائب اٹھاتے ہیں اور اس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ ان کے دل پہچانے جاویں۔ خدا تعالیٰ نے یہ امر مقرر کر دیا ہے کہ جب تک کوئی پہلے دوزخ پر راضی نہ ہو جاوے بہشت میں نہیں جاتا۔ بہشت دیکھنا اسی کو نصیب ہوتا ہے جو پہلے دوزخ دیکھنے کو تیار ہوتا ہے۔ دوزخ سے مراد آئندہ دوزخ نہیں بلکہ اس دنیا میں مصائب و شدائد کا نظارہ مراد ہے۔" (ملفوظات جلد ہفتم ص ۱۴۸)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ اگست ۱۹۶۶ء

[redacted]

حیات و وفات مسیحؑ کے متعلق

مودودی صاحب کی ذہنی الجھن

مودودی صاحب اپنے رسالہ "ختم نبوت" میں یہ بیان کر رہے ہیں کہ ابن مریم حضرت عیسے علیہ السلام جو آج سے تقریباً دو ہزار سال پہلے بنی اسرائیل میں مبعوث ہوئے تھے آخری زمانہ میں دوبارہ نازل ہو کر دجال کو قتل کریں گے۔

جہاں تک حضرت عیسے علیہ السلام کی حیات کا تعلق ہے۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے مودودی صاحب اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ

- "قرآن نہ اس کی تصریح کرتا ہے کہ اللہ ان کو جسم و روح کے ساتھ کرۂ زمین سے اٹھا کر آسمانوں پر کہیں لے گیا" (تفہیم القرآن جلد اول صفحہ ۴۲۰ نوٹ ۱۹۵)

- "سوال۔ حیات مسیحؑ اور رفع مسیحؑ کے بارے میں بعض لوگ الزام لگاتے ہیں کہ آپ کا اعتقاد مبہم ہے۔ جواب۔ میرے اعتقاد میں کوئی ابہام نہیں۔ میں نے صرف یہ کہا ہے کہ زندہ جسمانی طور پر اٹھائے جانے کی صراحت قرآن میں نہیں" (ہفت روزہ ایشیا ۱۱/۶۲ ۔ ۲۱ ص)

- "حیاتِ مسیحؑ اور رفع الی السماء قطعی طور پر ثابت نہیں۔ قرآن کی مختلف آیات سے یقین پیدا نہیں ہوتا" (تقریر مودودی صاحب بجفر ۲۸ مارچ ۱۹۵۱ء ماخوذ از آئینہ مودودیت)

- "مسیح علیہ السلام کے رفع کا مسئلہ متشابہات میں سے ہے۔" (اخبار کوثر ۱۲ فروری ۱۹۵۱ء)

اب مودودی صاحب نے اپنی تفسیر کی ایک حالیہ تصحیح میں فرمایا ہے کہ:

"تفہیم القرآن جلد اول جن حضرات کے پاس موجود ہے ان سے گزارش ہے کہ سورۂ نساء حاشیہ ۱۹۵ کی آخری سطریں "پس قرآن کی روح سے جو طرزِ عمل زیادہ مطابقت رکھتا ہے" سے آخر تک حذف کر کے ان کی جگہ حسب ذیل سطور درج کر لیں۔

"پھر رفع جسمانی کے اس عقیدے کو مزید تقویت ان احادیث سے پہنچتی ہے جو قیامت سے پہلے حضرت عیسے ابن مریم کے دوبارہ دنیا میں آنے اور دجال سے جنگ کرنے کی تصریح کرتی ہیں۔ (تفسیر سورۂ احزاب کے ضمیمہ میں ہم نے ان احادیث کو نقل کر دیا ہے) ان سے حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی تو قطعی طور پر ثابت ہے۔ اب یہ ہر شخص خود دیکھ سکتا ہے کہ ان کا مرنے کے بعد دوبارہ اس دنیا میں آنا زیادہ قرین قیاس ہے۔ یا زندہ کہیں خدا کی کائنات میں موجود ہونا اور پھر واپس آنا؟"

(ترجمان القرآن ماہ جولائی ۱۹۶۵ء صفحہ ۳۱۹)۔

ہم نے اوپر جو حوالے دیئے ہیں ان سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ آپ کی حقیقی ذہنی حالت تذبذب کی ہے۔ یعنی ع

کعبہ میرے پیچھے ہے کلیسا میرے آگے

آپ چاہتے ہیں کہ سچی بات کہہ دیں مگر نہیں کہہ پاتے کیونکہ "رائے عامہ" کی ریاست میں بڑی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے نہ تو آپ سچی بات کہہ سکتے ہیں اور نہ ذہن مطمئن ہوتا ہے۔ اس لئے گومگو کی حالت رہ گئی ہے۔ نہ نگلی جاتی ہے نہ اگلی جاتی ہے۔

اس مسئلہ کے متعلق مودودی صاحب کی بے چارگی آپ کے مندرجہ ذیل قول سے بھی واضح ہوتی ہے۔

"اس مقام پر یہ بحث چھیڑنا لاحاصل ہے کہ وہ (حضرت عیسےؑ ناقل) وفات پا چکے ہیں یا زندہ کہیں موجود ہیں بالفرض اگر وہ وفات ہی پا چکے ہوں تو اللہ انہیں زندہ کر کے اٹھا لانے پر قادر ہے۔"

(کتابچہ ختم نبوت صفحہ ۵۲)

گویا مودودی صاحب اس ابن مریم کو واپس لانے پر اس قدر تلے ہوئے ہیں کہ اسلام کے اس عقیدہ کی بھی پرواہ نہیں کرتے کہ مردے زندہ ہو کر اس دنیا میں دوبارہ نہیں آ سکتے۔

عبد شد از کردگار بیچگوں
غور کن در انھم لایرجعون
(مسیح موعود علیہ السلام)

اس پھانس کو آخر آپ احادیث کے ذریعہ نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ بھی آپ کی تذبذب حالت کی آئینہ دار ہے آپ یہ نہیں سوچتے کہ جب قرآن و احادیث سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جسمانی رفع ہی ثابت نہیں ہو سکتا۔ تو نزول کے متعلق احادیث سے کیا تقویت پہنچ سکتی ہے۔

حالانکہ یہ احادیث جن کے کندھے پر آپ اتنا عظیم بوجھ لادنا چاہتے ہیں۔ محض پیشگوئیاں ہیں اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو رویا اور کشوف کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی خبر دی گئی ہے اور پیشگوئیاں تعبیر طلب ہوتی ہیں۔ چنانچہ اس کے متعلق جتنی بھی مسلمہ پیشگوئیاں ہیں۔ اگر ان کو لفظ بلفظ لغوی معنی میں لیا جائے تو بات عجیب مضحکہ خیز بن جاتی ہے۔ مثلاً کہا گیا ہے کہ آنے والا کسر صلیب اور قتل خنزیر کرے گا۔ مگر خود مودودی صاحب نے اس کے معنی یہ لئے ہیں کہ مسیح نصیب کا استیصال کرے گا۔ اور اس طرح انہوں نے کسر صلیب اور قتل خنزیر کے الفاظ کی تاویل کی ہے۔ کیونکہ اگر لفظی معنے لئے جاویں تو بات مضحکہ خیز بن جاتی ہے۔ گویا آنے والا شہر و دیار میں لکڑی اور لوہے کی صلیبوں کو توڑتا اور جنگلوں میں خنزیروں کو مارتا پھرے گا۔ حیرانی ہے کہ جب قرآن کریم سے صحیح طور پر استدلال کیا جا سکتا ہے۔ کہ حضرت عیسے علیہ السلام وفات پا چکے ہیں تو معلوم نہیں مودودی صاحب کو ان احادیث کی نص صریح کے مطابق تاویل میں کیوں تامل ہے۔

پھر قرآن کریم میں صاف صاف لفظوں میں بیان کیا گیا ہے کہ آپ صرف بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ چنانچہ خود آپ کی زبان سے اللہ تعالیٰ سورۂ صف میں فرماتا ہے:۔

وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ
یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ
رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ
مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ
مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا
بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی
اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ

اس سے ایک بات تو یہ پیدا ہوتی ہے

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

کچھ محبت کے راز ہوتے ہیں

گو سراپا نیاز ہوتے ہیں
بے کسوں کے بھی ناز ہوتے ہیں

ہم نے دیکھے ہیں ایسے بھی درویش
جو شہنشاہ نواز ہوتے ہیں

ربوہ وہ سرزمین ہے کہ جہاں
روح کے عقدے باز ہوتے ہیں

کھل نہیں سکتے جو جنوں کے بغیر
کچھ محبت کے راز ہوتے ہیں

نغمہ جب چھیڑتا ہے دل تنویر
فلسفے تار ساز ہوتے ہیں

برِصغیر ہند و پاک میں "تھوما حواری" کی آمد

اور

کلیساؤں کا قیام

(مکرم مولوی سمیع اللہ خان صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی)

(۳)

تاریخی نکات

اس جگہ اور کئی تاریخی نکات ہیں جن پر ہمیں غور کرنا چاہیئے۔ گنڈوفارس بادشاہ کا مسیحیت کی طرف میلان یا ان کا مسیحی ہو جانا۔ مشہور عالم درس گاہ ٹیکسلا کا حیرت انگیز فروغ۔ کشان خاندان کا بودھ ازم قبول کرنا۔ یہ سب اس بات کا ثبوت ہیں کہ اس زمانے میں کوئی "مرد ربانی" ایک ایسی تحریک چلا رہا تھا جو "بودھ ازم" سے مشابہ تھی۔ لوگ اس تحریک سے متاثر ہو رہے تھے۔ لیکن مورخوں کا ذہن اس حقیقت سے بالکل عاری ہے کہ جناب مسیح اس علاقے میں آئے تھے اس لئے وہ اس تبدیلی کو بودھ ازم کا احیاء قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ اگر یہ "بودھ ازم" کا احیاء تھا تو مسیحیت کے رنگ میں تھا۔

افسوس کہ یہ اس زمانے کی باتیں ہیں۔ جب اس برصغیر کے شمال مغرب میں بہت جلد جلد سیاسی انقلابات رونما ہو رہے تھے اس لئے گمان غالب ہے کہ اس علاقے میں مسیحیت کو دیرپا زندگی حاصل نہیں ہوئی۔ "گنڈوفارس" جو تھوما حواری کے زیر اثر رہ چکا تھا۔ اس نے کل چالیس سال حکومت کی۔ اس کے بعد اس کی سلطنت انتشار کا شکار ہو گئی۔ "سلطنت پارتھیہ" کی جگہ "کشان" خاندان نے لی لیکن یہ خاندان بھی زیادہ عرصہ تک حکومت نہ کر سکا۔ "راجہ کنشک" کے بعد ہی اس کا زوال شروع ہو گیا۔ اور زوال بھی ایک ایسے خاندان کے ہاتھ ہوا جو بودھ تہذیب کا سخت مخالف تھا۔ یعنی "گپتا خاندان" اس نے برسر اقتدار آتے ہی پچھلی تہذیب کے خلاف جنگ شروع کر دی۔ اس عہد حکومت میں "ٹیکسلا" جیسے دار العلوم کی اہمیت بھی ختم ہو گئی۔ بودھ ازم یا مسیحیت کے مقابلہ میں "برہمن ازم" کو فروغ حاصل ہوا۔ سنسکرت سرکاری زبان قرار دی گئی۔

مسلمانوں کی آمد:۔ ابھی یہ انقلابی جنگ جاری ہی تھی کہ شمال مغرب کی طرف سے "گورے ہنوں" نے ہندوستان پر حملہ کیا اور پنجاب، سندھ اور کشمیر پر اس کا پورا تسلط ہو گیا۔ اس قوم نے کچھ کم و بیش پچاس سال تک حکومت کی۔ اس کے بعد ہندوستان کی "تاریخ میں" "راجہ ہرش" کا زمانہ شروع ہوتا ہے۔ اس راجے کے بعد پھر ایک بار ہندوستان سیاسی زلزلے کا ایک زبردست جھٹکا محسوس کرتا ہے اور مسلمانوں کی جمعیت شمال مغرب کی طرف سے اس ملک میں داخل ہو جاتی ہے۔

برصغیر میں مسیحیت کا حشر

ہندوستانی "تاریخ میں ایک صدی قبل مسیح سے راجہ ہرش تک کا زمانہ پیہم سیاسی انقلابات کا زمانہ ہے اس لئے اس دور کے بہت سے واقعات سیاسی حوادث کی نذر ہو گئے۔ حکمران خاندانوں کے حالات نظام حکومت۔ ملکی دستور۔ کوئی چیز واضح اور غیر مبہم صورت میں محفوظ نہیں ہے "سلطنتِ پارتھیہ" اور "کشان خاندان" کے متعلق تمام مؤرخ کہتے ہیں کہ یہ دونوں حکومتیں کسی نئی تحریک سے متاثر ہوئی تھیں مگر وہ تحریک کیا تھی؟ اس کا واضح اور غیر مبہم الفاظ میں جواب نہیں دیا جاتا۔ مسیحیت کی طرف تو کسی کا خیال جاتا ہی نہیں اس لئے وہ اس کو بودھ ازم کا احیاء کہہ دیتے ہیں۔ مؤرخوں کو یہ اشتباہ ان دونوں پیغمبروں کے حالات اور تعلیمات میں مشابہت کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ پھر اس طرف خیال جانے کی دوسری وجہ یہ ہوئی کہ اس علاقے میں مسیحیت کا وہی حشر ہوا جو پنجاب میں بابا نانک کی تحریک کا۔ جس طرح "سکھ" مسلمانوں سے مل کر بچھڑ گئے۔ اسی طرح "بودھ ازم" مسیحیت سے مل کے بچھڑ گیا۔ یہ وصل و ہجر کی ایک تکلیف دہ روداد ہے لیکن برصغیر ہند و پاک کا مؤرخ ان حالات سے بے خبر ہے اس لئے وہ اس عہد کی اصلاحی تحریک کو بودھ ازم کی ایک شاخ قرار دے دیتا ہے جس طرح بابا نانک کی تحریک ہندو ازم کی ایک شاخ قرار دی گئی۔ حالانکہ فی الحقیقت یہ دونوں دو الگ الگ تحریکیں تھیں۔

غرض شمالی ہند کی مسیحی کلیسائیں یا تو بودھ ازم میں ضم ہو گئیں یا پھر اسلام کی آمد کے بعد یہ لوگ اسلام میں جذب ہو گئے۔

ہندوستان کے مسیحی مورخوں کا یہ دعوٰے کہ پہلی صدی عیسوی میں مسیحی کلیسائیں کشمیر و پنجاب کے علاوہ دریائے سندھ اور دریائے گنگا کے کنارے کنارے بھی قائم ہو گئی تھیں۔ ممکن ہے کہ یہ دعویٰ درست ہو مگر یہ بھی صحیح ہے کہ یہ کلیسائیں بت پرستی اور اسلام کے مقابل اپنا جداگانہ وجود زیادہ دنوں تک قائم نہ رکھ سکیں۔

کلیسیائی تحریک کے دو دور

قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ شمالی ہند کی کلیسیائی تحریک تاریخ کے دو زبردست دوروں سے گزری ہے۔ پہلا دور تو وہ تھا جب جناب یسوع مسیح زندہ تھے اور تھوما حواری پورے علاقے میں مشنری انچارج یا رئیس التبلیغ کے طور پر کام کر رہے تھے۔ اس عہد میں گنڈوفارس جیسے عظیم فرماں روانے بھی مسیحیت کی اشاعت میں نمایاں حصہ لیا۔ ان مسیحیوں کی مشترکہ جد و جہد سے بہت جلد یہ تحریک اس دور کی ایک عظیم تحریک بن گئی۔

ہن قوم کی اصلیت

دوسرا دور جب شمالی ہند میں مسیحیت کو فروغ حاصل ہوا وہ "ہن قوم" کا دورِ حکومت تھا۔ عام طور پر مؤرخوں کو اس قوم کی اصلیت کا پتہ نہیں ملتا۔ وہ اسے ایک خانہ بدوش اور وحشی قوم کہہ کر اس کا ذکر ختم کر دیتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ اصل میں یہودیوں کے وہ اسیر قبائل تھے جو بخت نصر کے ہاتھوں جلا وطن کر دیئے گئے تھے۔ اور اس زمانے میں ہندوستان کے شمال مغربی سرحد پر بسنڈ لاتے رہتے تھے۔ یہ چار پانچ سو سال سے بے وطنی کی زندگی گزار رہے تھے اور بیچ میں ان کا کوئی وطن نہیں تھا۔ اس لئے تاریخ نویسوں کو ان کے اصل وطن کا پتہ نہیں ملا۔ وہ یہ تو تسلیم کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے کئی قبائل گم ہو گئے ہیں۔ ان کا نشان و پتہ نہیں ملتا۔ اب یہ ظاہر ہے کہ وہ اس طرح تو گم نہیں ہوئے ہوں گے جیسے جنگل میں بھیڑیں یا بکریاں گم ہو جاتی ہیں۔ اس گمشدگی کی اور کوئی صورت ہو گی۔ یا تو مؤرخوں کی رسائی ان گمشدہ قبائل تک نہ ہو سکی یا وہ قوم تاریخ میں کسی نئے نام سے مشہور ہو گئی۔ اس زمانے کا قاعدہ یہ تھا کہ قوم کی تاریخ شاہی درباروں میں بیٹھ کر لکھی جاتی تھی۔ ممکن ہے کہ "ہن قوم" نے بھی اپنی کوئی تاریخ لکھائی ہو مگر وہ محفوظ نہ رہ سکی۔

مذہبی مؤرخ

یہ باتیں جو میں نے اوپر بیان کیں عام مؤرخوں کے اسلوب کی ہیں لیکن اس مسئلہ پر ذرا اس شاہراہ سے ہٹ کر غور کیا جائے تو فوراً واضح ہو جاتا ہے کہ "ہن قوم" درحقیقت بنی اسرائیل کے "اسیر قبائل" تھے۔ عموماً مسلمان مفسروں نے یہ لکھا ہے کہ یہودیوں کے وہ قبائل جنہیں بخت نصر نے ملک بدر کیا تھا افغانستان کشمیر اور اس کے آس پاس ممالک میں آباد ہیں۔ "دیکھئے عبرت نامہ"۔ اس کے ساتھ "بھوشیہ مہاپران" کی یہ شہادت پڑھئے کہ جناب مسیح یروشلم سے ہجرت کر کے ہمالہ کی طرف آئے اور ہن دیش میں مقیم ہو گئے۔ ان دونوں قضایا کو ملانے کے بعد خود بخود یہ نتیجہ برآمد ہو جاتا ہے کہ "ہن قوم" یہودیوں کے قبائل تھے۔ اور اسی قوم نے جناب مسیح کو واقعہ صلیب کے بعد اپنے علاقے میں پناہ دی تھی۔

ہن قوم کا عیسائی ہونا

اب اسی ضمن کی اور دو شہادتیں سنئے۔ پنڈت دیانند سرسوتی "ستیارتھ پرکاش" میں لکھتے ہیں کہ "ہن قوم" یہود کی انسل تھی اور پادری برکت اللہ صاحب "تواریخ کلیسیائے ہند" میں تحریر کرتے ہیں کہ "ہن قوم" نے عیسائی مذہب اختیار کر لیا تھا۔ اب ان دونوں شہادتوں کو بھی ملا دیجئے تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہن یہودی تھے اور شمال مغربی علاقے میں سب سے پہلے جو قوم حضرت مسیح پر ایمان لائی وہ یہی "ہن قوم" تھی۔

اسی "ہن قوم" کے حالات میں یہ ذکر آتا ہے کہ "گپت خاندان" کے بعد اس برصغیر کے شمال مغربی حصہ پر اس کا سیاسی اقتدار قائم ہو گیا تھا۔ اور ہم کو یہ معلوم ہے کہ وہ دور "سیکولر ازم" یا "لادینی حکومت" کا دور نہیں تھا۔ بلکہ جو قوم برسر اقتدار آتی تھی۔ وہ تمام سرکاری وسائل کے ساتھ اپنے عقیدہ اور مذہب کی اشاعت بھی کرتی تھی۔ "ہن قوم" نے بھی یہی کیا ہو گا اور

کچھ بعید نہیں کہ انہیں کے عہدِ حکومت میں عیسائیت دریائے سندھ اور دریائے گنگا کے کنارے کنارے پھیل گئی ہو۔

یعقوب کا خط

اس جگہ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ آجکل کے عیسائی حضرات جس طرح بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل کا علم نہیں رکھتے۔ قرن اوّل کے عیسائی اتنے بے علم نہیں تھے۔ انہیں ان قبائل کی موجودگی اور جائے سکونت کا علم تھا۔ "نئے عہد نامہ" میں یعقوب حواری کا جو خط ہے اس کی ابتداء ہی اس طرح ہوتی ہے۔

اور ان اسیر قبائل کے نام جو
جا بجا رہتے ہیں۔

یہ ایک چھوٹا سا جملہ ہے مگر اس میں مسیحی عزیمت و دعوت کی پوری تاریخ بیان کر دی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جناب مسیح کی ہجرت کوئی فرار نہ تھا بلکہ وہ تکمیل اشاعت کے لئے یروشلم چھوڑنے پر راضی ہوئے تھے۔ بنی اسرائیل کا وہ حصہ جو ان دنوں یروشلم میں تھا۔ آپؑ ان پر اتمامِ حجت کر چکے تھے اور وہاں مسیحیوں کی ایک جماعت بھی قائم ہو چکی تھی جو ایک تنظیم اور جمعیت کے ساتھ تبلیغی مہم میں مصروف تھی اس لئے اب جناب مسیح ان گمشدہ بھیڑوں کی طرف نقل مکانی کر آئے جہاں پہنچنا آپؑ کے فریضہ نبوت میں داخل تھا۔

یسوع مسیح کی سیاحت

اس عہد کی تاریخ سے یہ تو روشن ہو چکا کہ آپؑ نے اپنے اہل و عیال اور حواریوں کے قافلہ کے ساتھ "امن دیش" میں بود و باش اختیار کر لی لیکن ممکن ہے کہ جناب مسیحؑ اندرون ہند کے دور دراز مقامات تک بھی گئے ہوں گے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہوں نے دریائے سندھ و گنگا کے علاوہ دریائے کرشنا و کاویری کے آس پاس بھی سفر کیا ہو۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام نے بھی قیاسی طور پر یہ بات کہی ہے اور اس پر قرینہ یہ کہ اس زمانے میں یہودیوں کے ایسے قبائل بھی تھے جو بحری راستوں کے علاوہ برّی راستوں سے بھی اس برصغیر میں تجارت کے لئے آیا کرتے تھے اور ان دنوں ملک کے اندرونی حصوں میں بڑے بڑے دریاؤں کے ذریعہ اموال تجارت کی درآمد و برآمد دریائی کشتیوں کے ذریعہ ہوا کرتی تھی۔ اس لئے قرین قیاس یہ ہے کہ یہودیوں کی وہ تجارتی پارٹیاں جو اسکندریہ یا شام و عراق سے ہندوستان آیا کرتی تھیں۔ وہ ان دریائی راستوں سے ملک کے اندرونی حصوں میں بھی جاتی ہوں گی اور تجارتی اصول کے مطابق کچھ یہودی ایجنٹ یا نمائندے کے طور پر ان دریاؤں کے کنارے مستقل سکونت بھی رکھتے ہوں گے اس لئے قیاس یہ ہے کہ جناب مسیحؑ نے انہیں بھی پیغام الٰہی سنایا ہو گا یا وہ خود وہاں گئے ہوں گے یا ہندوستان کے رئیس التبلیغ "مقدس تھوما" کو وہاں بھیجا ہو گا۔

انجیل متی کا ارامی نسخہ

اگرچہ اس برصغیر کی ان کلیساؤں کی کوئی مبسوط و مربوط تاریخ ہمارے پاس نہیں ہے لیکن چند جستہ جستہ واقعات جو تاریخ مسیحیت میں اہم ابواب کی حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ محفوظ ہیں۔ ان سے ان کلیساؤں کے معاملات پر روشنی پڑتی ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ "انجیل متی" جو اناجیل میں پہلے درجہ کی انجیل ہے اور یسوع مسیح کے مقرب حواری "مقدس متی" کی لکھی ہوئی ہے اس کا اصل نسخہ جو "ارامی" زبان میں تھا دوسری صدی عیسوی میں ہندوستان کی کلیسیا کے علاوہ دنیا کی کسی اور کلیسیا کے پاس نہیں تھا۔ دوسری صدی عیسوی کے آخر میں جب "اسکندریہ" کا بڑا پادری سینٹ پینٹینس (PANTAENUS) اس برصغیر میں آیا اور یہاں کی کلیسیا میں انجیل متی کا "ارامی" نسخہ دیکھا تو خوشی سے باغ باغ ہو گیا وہ جب اسکندریہ جانے لگا تو یہاں کی کلیسیا سے درخواست کی کہ یہ نایاب نسخہ ان کو اسکندریہ کی لائبریری کے لئے دے دیا جائے۔ یہ درخواست قبول کر لی گئی۔ وہ جب یہ نسخہ لے کر اس برصغیر سے چلا تو اس کا یہ خیال تھا کہ اس ملک کی کلیسیا نے اس کو دنیا کی سب سے قیمتی دولت بدی ہے۔ اس کا یہ خیال صحیح بھی تھا۔ ساری دنیا سے اس انجیل کا "ارامی" نسخہ ناپید ہو چکا تھا تمام کلیسیائیں یونانی ترجمہ کو ہی اصل کا رنگ دے رہی تھیں۔ اس حالت میں ارامی نسخہ کا مل جانا واقعی ایک بے بہا خزانہ کا ہاتھ آجانا تھا۔

ابھی تک یہ بات واضح نہیں ہو سکی ہے کہ یہ نایاب نسخہ برصغیر کی کس کلیسیا کے پاس تھا۔ اور نہ یہ معلوم ہو سکا ہے کہ سینٹ پینٹینس (PANTAENUS) کس کلیسیا کی دعوت پر یہاں آئے تھے۔ پادری برکت اللہ صاحب کہتے ہیں کہ وہ یہودیوں کی کلیسیا تھی اور جنوبی ہند یا پنجاب کے علاوہ اس برصغیر کے کسی اور علاقہ میں واقع ہوئی تھی۔

اڈیسہ کی سرپرستی

دوسرا امر جس سے نہایت محکم طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ دوسری صدی عیسوی تک اس برصغیر کی کلیساؤں کا بیرونی ممالک کی کلیساؤں سے گہرا تعلق تھا۔ یہ ہے کہ "تھوما حواری" کی وفات کے بعد دوسری ہی پیڑھی میں اس برصغیر کی کلیساؤں کی خود مختاری جاتی رہی اور یہ مذہبی امور میں ایک غیر ملکی کلیسیا کے ماتحت کر دی گئیں۔ جو ان دنوں مشرق میں مسیحیت کا سب سے بڑا مرکز سمجھی جاتی تھی۔ یعنی "اڈیسہ" کی "کلیسیا"۔

اُس عہد کی مسیحی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب "روم" کے مسیحیوں نے مسیحی عقائد و تعلیمات کو "یونان و روم" کی روایات پر منطبق کرنے کی مہم چلائی تو مشرقی ممالک کی کلیساؤں نے رومیوں کی اس حرکت سے سخت بیزاری کا اظہار کیا۔ انہوں نے "رومن کیتھولک چرچ" سے اپنا تعلق منقطع کر لیا۔ اور اپنے مذہبی مرکز کے لئے روم و اسکندریہ کی بجائے "اڈیسہ" کو منتخب کیا۔ "تھوما حواری" کی کلیسیائیں۔ تیسری پیڑھی میں اسی "چرچ آف اڈیسہ" کے ماتحت کر دی گئیں۔ اس طرح بیرونی ممالک سے ان کے روابط اور زیادہ ہو گئے۔

(باقی)

اُذْکُرُوا مَوْتَاکُمْ بِالْخَیْرِ

میاں حیون خان صاحب مرحوم آف جھنگ کا ذکر خیر

(از مکرم چوہدری محمد حسین صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جھنگ)

میاں اللہ جوایا صاحب المعروف میاں حیون خان پہلے پختہ اعتقاد شیعہ تھے۔ خود تعویذ بناتے اور مرثیہ خوانی کرتے۔ شہدائے کربلا کی مصائب کا حال بیان کر کے ہاں سنکر زار و قطار روتے اور نوحہ کرتے۔ اپنے گھر کے قریب والی مسجد جو احمدیوں کی مسجد کہلاتی تھی میں اپنے طرز پر نماز ادا کرتے مسلمانوں کے اعتقاد کے مطابق امام مہدی کی انتظار میں رہتے مسجد میں کسی احمدی مقرر سے حضرت امامؑ زمان کی بعثت کی خبر سنی اس سے احمدیہ لٹریچر کی طرف توجہ ہوئی۔ درس کشتی نوح سے تعلیم کے باب کو سُنا۔ نمازیں بہت دعائیں کیں سینہ صاف تھا۔ باتیں اثر کر گئیں۔ حضرت حافظ رمضان علی صاحب (مرحوم) صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام امام مسجد کی معرفت حضرت خلیفۃ ثانی ایدہ اللہ کی بیعت کر لی۔ پھر کیا تھا مخالفت کا طوفان برپا ہو گیا۔ اپنے پرائے سب دشمن بن گئے۔ بیوی تک خاوند کی موت کی دعائیں کرنے لگی لیکن یہ نیک بخت مردِ میدان ثابت ہوا۔ تعلیم یافتہ نہیں تھے لیکن قرآن پاک کا شیدائی ہونے کی وجہ سے کافی حصہ حفظ کر لیا تھا۔

نیکی اور پاکیزگی میں فضل الٰہی سے بہت ترقی کر لی۔ تین لڑکیوں اور دو لڑکوں کی شادیاں مخلص احمدیوں سے کیں جو غیر اقوام اور غیر اضلاع کے تھے۔ ان تعلقات میں بھی کئی ابتلاء آئے۔ لیکن دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر ہر مخالفت کو برداشت کیا۔

خاوند کا اخلاص اور نیک نمونہ دیکھ کر بیوی نے بھی احمدیت قبول کر لی۔ جو اس وقت مخلص احمدی ہے۔

مرحوم نے عمر بھر سلسلہ کی قریباً ہر تحریک میں حصہ لیا۔ مسجد احمدیہ جھنگ شہر کی توسیع اور دوبارہ تعمیر میں وافر حصہ لیا۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے اور تبلیغ دین ان کی غذا تھی عمر کے آخری چھ سال جماعت احمدیہ جھنگ شہر کے صدر رہے۔ ان کی اولاد در اولاد سلسلہ عالیہ سے منسلک ہے۔ کچھ عرصہ بیمار رہ کر ۵- مارچ کو خدا کو پیارے ہوئے۔ الغرض ؎

بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

دعا ہے کہ اللہ کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو اپنے بزرگ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ اور جماعتِ احمدیہ جھنگ شہر میں جو خلا پیدا ہوا ہے! اپنے فضل سے بھر دے۔ آمین۔

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

۲۲-۲۳-۲۴ اکتوبر ۱۹۶۵ء کو ہو رہا ہے جس میں (الف) ورزشی مقابلے:- ۱- فٹ بال ۲- کبڈی۔ ۳- رسہ کشی۔ ۴- دوڑ۔ ۵- چھلانگ اونچی و لمبی ۶- تین ٹانگ کی دوڑ۔ ۷- مرغ لڑائی ہوں گے اور (ب) علمی مقابلے:- ۱- تلاوت۔ حفظ قرآن مجید ۲- نظم۔ ۳- تقریر۔ ۴- پیغام رسانی ۵- مشاہدہ و معائنہ۔ ۶- مضمون نویسی۔ ۷- نمونہ عمدہ اخلاق۔ ۸- مقابلہ اشعار ہوں گے۔ نیز تربیتی چارٹس کے علاوہ اجتماع کے مناظر کے فوٹو لینے کا مقابلہ مجلس وار اور انفرادی طور پر بھی ہو گا۔

عہدیداران اور والدین ابھی سے بچوں کو اجتماع کی تیاری شروع کروا دیں تا زیادہ سے زیادہ اطفال اپنے قومی اجتماع پر حاضر ہو کر اپنی ترقی کی منازل کو جلد از جلد طے کر سکیں

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

مختلف مقامات پر مجالس خدام الاحمدیہ کی کامیاب تربیتی کلاسیں

۱- منڈی چوہڑ کانہ

مورخہ ۲۵ جون کو محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے نماز جمعہ کے بعد منڈی چوہڑ کانہ میں خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس کا افتتاح فرمایا۔ اسی روز ایک تقریب عصرانہ منعقد ہوئی جس میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے "زندہ رسول" کے موضوع پر ایک مؤثر لیکچر دیا۔ اس موقعہ پر آپ نے غیر از جماعت احباب کے سوالات کے جوابات بھی دیئے یہ کلاس دو روز جاری رہی۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ کلاس میں شیخوپورہ۔ کوٹ سوندا ہر چند۔ چوہڑ کانہ۔ داہرہ داد۔ پنڈی۔ بھگی یاداں۔ کی مجالس شریک ہوئیں۔ حاضری دوصد افراد کے قریب تھی۔ یہ اس علاقہ میں پہلی تربیتی کلاس تھی۔ اس لحاظ سے یہ اجتماع بہت کامیاب رہا۔

۲- چک سکندر

چک سکندر ضلع گجرات میں خدام و اطفال کی تین روزہ تربیتی کلاس منعقد ہوئی چک سکندر کے علاوہ موضع ڈھو اور دھوریہ کی جماعتوں نے اس میں شمولیت کی۔ حاضری خوشکن رہی۔ مکرم مولوی سلطان محمود صاحب اور مولوی محمد سعد صاحب نے کلاس میں درس و تدریس کی خدمت بڑے اچھے طریق سے سرانجام دی۔ تقاریر کا سلسلہ بفضلہ تعالےٰ بہت کامیاب اور مؤثر رہا۔

اس کلاس کی خصوصیت یہ تھی کہ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے اس کلاس کے نام ایک خصوصی پیغام ارسال فرمایا جس میں آپ نے اور امور کے علاوہ اس امر پر خاص طور پر زور دیا کہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں ایک حق بات عطا کی ہے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اس حق کو دوسروں تک پہنچائیں۔ تاکہ وہ بھی اس نعمت سے حصہ لے سکیں (یہ پیغام خالد میں شائع کیا جا رہا ہے)

۳- کنری ضلع تھرپارکر

مورخہ ۴ر جون سے ۱۰ر جون تک مسجد احمدیہ کنری ضلع تھرپارکر میں خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس منعقد ہوئی۔ مقامی خدام کے علاوہ ناصر آباد اسٹیٹ اور محمود آباد اسٹیٹ کے خدام و اطفال نے بھی شرکت کی۔ مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ اور مکرم مولوی رحمت اللہ خاں صاحب نے پوری طرح تعاون فرمایا اور کلاس کے دوران مختلف اوقات میں درس و تدریس اور لیکچروں کا سلسلہ جاری رکھا۔ متعدد اہم اور تربیتی موضوعات پر لیکچر ہوئے جس میں مقامی انصار اور خدام نے حصہ لیا۔ خدام کو بیدار کرنے اور کلاس میں شامل کرنے کا خاص اہتمام رہا۔ یہ کلاس اس علاقہ میں اپنی نوعیت کی پہلی کلاس تھی۔ جو بہت کامیاب رہی اور خدام و اطفال میں بیداری پیدا ہو گئی ہے۔

۴- کیمبل پور

کیمبل پور میں پہلی تربیتی کلاس ۲۵ جون سے ۲۷ جون تک منعقد ہوئی۔ اس کلاس کے نام محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس نے ایک خاص پیغام ارسال فرمایا۔ جو افتتاح کے موقعہ پر پڑھ کر سنایا گیا۔ کلاس تین دن تک مسجد احمدیہ میں کامیابی سے جاری رہی اس کلاس میں مکرم ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب امیر ضلع۔ مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف۔ مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب۔ قائد علاقائی اور مکرم قریشی عبدالرشید صاحب قائد ضلع نے خطاب فرمایا علاوہ ازیں سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ اور محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی ریکارڈ شدہ تقاریر بھی سنائی گئیں۔ خدام و اطفال نے بڑے ذوق و شوق سے کلاس سے استفادہ کیا۔

۵- منڈی بہاء الدّین

مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ ضلع گجرات کی پانچویں سالانہ تربیتی کلاس ۱۰ر جون سے ۲۰ر جون تک منڈی بہاء الدین میں منعقد ہوئی۔ علاقہ کی کل ۳۷ مجالس میں سے ۳۵ مجالس کے نمائندگان کلاس میں شامل ہوئے۔ مرکز سے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب محترم مولانا ابوالعطاء صاحب مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد، مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر نے تشریف لا کر کلاس سے خطاب فرمایا۔ اس موقعہ پر ایک دعوت عصرانہ کا بھی اہتمام ہوا جس میں غیر از جماعت معززین نے شرکت کی۔ اس موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب اور محترم مولانا ابوالعطاء نے بڑے احسن طریق پر خطاب فرمایا۔ خدام الاحمدیہ کے یہ مقابلے ہوئے۔

نماز مترجم۔ تحریری و تقریری مقابلہ تلاوت۔ حفظ و ترجمہ قرآن بیت بازی حفظ الہامات و ادعیۃ القرآن۔ کبڈی والی بال۔ دوڑیں۔

اطفال الاحمدیہ کے بھی علمی و ورزشی مقابلے ہوئے جن میں امتیاز حاصل کرنے والے اطفال و خدام میں کلاس کے آخری روز انعامات تقسیم کئے گئے۔

(نائب مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مختلف مقامات پر انصار اللہ کے اجتماعات

ماہ اگست میں مختلف مقامات پر انصار اللہ کے جو اجتماعات منعقد ہو رہے ہیں۔ ان کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔ متعلقہ مجالس کے انصار کو چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر استفادہ کریں۔

نمبر شمار	اجتماع	مقام	تاریخیں	شامل ہونیوالے علماء کرام
۱	مجلس انصار اللہ ضلع جہلم	دوالمیال	۷ر اگست	مرکز کی طرف سے مکرم مولوی محمد صادق صاحب، مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر اور مکرم پروفیسر حبیب اللہ خاں صاحب تشریف لے جا رہے ہیں۔
۲	مجلس انصار اللہ	چکوال	۸ر اگست	"
۳	مجلس انصار اللہ ضلع جہلم	جہلم	۹ر اگست	"
۴	مجالس انصار اللہ ضلع شیخوپورہ	گوجرہ غلام محمد	۷، ۸ر اگست	مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ۔ مولوی محمد عمر صاحب مندھی اسکے علاوہ ٹیپ ریکارڈ بھی سنائے جائینگے
۵	مجالس انصار اللہ ضلع سرگودھا	احمدنگر	۱۳ و ۱۴ر اگست	مکرم شیخ مبارک احمد صاحب۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب کے علاوہ توقع ہے کہ صدر محترم بھی تشریف لے جائیں گے ان شاء اللہ۔
۶	مجالس انصار اللہ سابق بلوچستان	کوئٹہ	۱۴، ۱۵ر اگست	مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس
۷	مجالس انصار اللہ ضلع نوابشاہ	رحمان آباد	۲۸، ۲۹ر اگست	صدر محترم۔ مولانا شیخ مبارک احمد صاحب۔ مولانا عبدالمالک خان صاحب۔ مولانا غلام احمد صاحب فرخ مولوی محمد عمر صاحب مندھی و دیگر احباب

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

بقیہ صفحہ ۲

کہ اگر مسیح ابن مریم فوت نہیں ہوئے تو پھر احمد صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے بھی نعوذ باللہ ابھی تک ظہور نہیں فرمایا۔ لیکن ایک اور طرح سے بھی اس امر کو سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے ہیں۔ مگر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم جمیعۃ الناس کی طرف یا ایھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعا۔

یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایک مختص القوم رسول کافۃ الناس خاص کر مسلمانوں کی طرف کس طرح نزول کر سکتا ہے۔ سورۃ صف کی آیہ کریمہ جو ہم نے اوپر نقل کی ہے اس پر غور کیجئے سیدنا حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں تورات کی تصدیق اور احمد رسول اللہ کی خوشخبری دیتا ہوں اس سے واضح ہے کہ جہاں تک تصدیق کا تعلق ہے آپ صرف تورات کی تصدیق کے لئے مبعوث ہوئے ہیں نہ کہ قرآن کریم کی تصدیق کے لئے اور سیدنا حضرت احمد صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی صرف خوشخبری دینے کے لئے مبعوث ہوئے تھے نہ کہ آپ کی آمدہ شریعت کی اشاعت کے لئے قرآن کریم میں کہیں اشارہ تک نہیں ملتا کہ اس سے زیادہ آپ کی بعثت کی کوئی غرض ہے۔

ان تمام باتوں پر غور کرنے سے ایک سوا چارہ نہیں کہ ابن مریم علیہ السلام نبی اسرائیلی نبی اللہ کو وفات شدہ تسلیم کیا جائے اور احادیث میں جو پیشگوئیاں ہیں ان کے ایسے معنے کئے جائیں جو قرآن کریم کے فیصلہ سے رنگا کھاتے ہوں۔ اسلئے کیا یہ مستحسن نہیں ہے کہ جس طرح کسر صلیب اور قتل خنزیر کے معنی استیصال عیسائیت لئے گئے ہیں۔ ابن مریم کو بھی آنے والے کے لئے ایک علامت سمجھا جائے اور اسکے یہ معنی کئے جائیں کہ آنے والا نبی اسرائیلی مسیح سے مشابہ ہوگا۔ اور امت محمدیہ کے لئے وہی کام سرانجام دے گا۔ جو اس نے موسوی امت کے لئے دیا تھا۔

درخواست ہائے دُعا

۱- جماعت احمدیہ چونڈہ کے ایک مخلص فرد چوہدری محمد یوسف صاحب بٹ کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں (محمد اسلم خالد چونڈہ)

۲- میرے والد بزرگوار ماسٹر خدابخش صاحب بانی بازو اور پاؤں پر فالج کا اثر ہو گیا ہے۔ اسوقت لیاقت میڈیکل کالج ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب دعا فرماویں۔ (عبدالغفار فوٹو اسپیڈ کمپنی حیدرآباد سندھ)

وعدہ جات تحریک ۳۱۳ روپے برائے تعمیر ہال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

(محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ جماعت احمدیہ کے مخلصین احباب نے اس تحریک میں حصہ لیا ہے اور خوشکن امر یہ ہے کہ اس تحریک میں حصہ لینے والے زیادہ تر کم مالی حیثیت کے لوگ ہیں۔ جنہوں نے غیر معمولی قربانی کر کے اس تحریک میں حصہ لینے والے زیادہ تر کم مالی حیثیت کے لوگ ہیں۔ جنہوں نے غیر معمولی قربانی کر کے اس تحریک میں حصہ لیا ہے۔ جماعت کے ذی استطاعت احباب سے درخواست ہے کہ وہ بھی اس میں اپنی استطاعت کے مطابق زیادہ سے زیادہ فراخ دلی سے حصہ لیں۔

وعدہ جات کی چوتھی قسط شائع کروائی جا رہی ہے۔ میں ان سب احباب کا انتہائی ممنون ہوں۔ جنہوں نے اس تحریک میں حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی بے پایاں برکتوں سے نوازے اور اس کے فضل کا سایہ ان کے سروں پر ہو۔

			روپے
۱۷۹	فضل الرحمٰن خان صاحب انجینئر ذیل پاک سیمنٹ	سعید آباد	۳۱۳/-
۱۸۰	ڈاکٹر محمد حفیظ خان صاحب میڈیکل افیسر	حافظ آباد	۳۱۳/-
۱۸۱	سردار مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح	سیرا (یوگنڈا)	۳۱۳/- ادا شدہ
۱۸۲	چوہدری گلاب خان صاحب منجانب چوہدری لعبت بی صاحب	۱۶۶ مراد	۳۱۳/-
۱۸۳	چوہدری سید احمد صاحب از طرف چوہدری پیر اندتا صاحب	۱۶۶ مراد	۳۱۳/-
۱۸۴	چوہدری غلام قادر صاحب	۱۶۶ مراد	۳۱۳/-
۱۸۵	ماسٹر محمد منور احمد صاحب		۳۱۳/-
۱۸۶	خان غواص خان صاحب پریذیڈنٹ حلقہ صدر	پشاور	۳۱۳/-
۱۸۷	ملک منور احمد صاحب محمود زعیم حلقہ وسطی	پشاور	۳۱۳/-
۱۸۸	ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب	نوشہرہ	۳۱۳/-
۱۸۹	خان خلیل احمد صاحب XEN	ڈیرہ اسمٰعیل خان	۳۱۳/- ادا شدہ
۱۹۰	سردار بانو صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر انوار الحق صاحب	پشاور	۳۱۳/-
۱۹۱	خواجہ عبد الرحمٰن صاحب	سیالکوٹ	۳۱۳/-
۱۹۲	خواجہ سرفراز احمد صاحب	سیالکوٹ	۳۱۳/-
۱۹۳	مجلس خدام الاحمدیہ	سیالکوٹ	۳۱۳/-
۱۹۴	مجلس خدام الاحمدیہ	ڈسکہ	۳۱۳/-
۱۹۵	میاں محمود احمد علی صاحب	جھنگ صدر	۳۱۳/-
۱۹۶	شیخ حمید احمد علی صاحب BSC	جھنگ صدر	۳۱۳/-
۱۹۷	چوہدری مختار احمد صاحب اوورسیر	جھنگ	۳۱۳/-
۱۹۸	چوہدری عبد الرب صاحب	جھنگ	۳۱۳/-
۱۹۹	محمد یوسف۔ محمد حسین۔ محمد شفیع صاحبان	جھنگ	۳۱۳/-
۲۰۰	نشاد احمد صاحب ابن عبد المجید صاحب	جھنگ	۳۱۳/-
۲۰۱	خان حبیب الرحمٰن صاحب	ڈیرہ اسمٰعیل خان	۳۱۳/-
۲۰۲	چوہدری عبد المجید ایم۔ ایس۔ سی	ڈیرہ اسمٰعیل خان	۳۱۳/-
۲۰۳	حافظ غلام محمد صاحب آف دریام	سیالکوٹ	۳۱۳/-
۲۰۴	ڈاکٹر محمد الدین صاحب	دہاڑی	۳۱۳/-
۲۰۵	ڈاکٹر محمد رمضان صاحب پنشنر	ربوہ	۲۱۰/- ادا شدہ
۲۰۶	مستری منیر احمد صاحب	کنری	۳۱۳/-
۲۰۷	چوہدری فضل کریم صاحب	کنری	۳۱۳/-
۲۰۸	چوہدری عبد الکریم صاحب	گوٹھ غلام رسول	۳۱۳/-
۲۰۹	مرزا نذیر احمد صاحب ڈھوری آباد	میرپور خاص	۳۱۳/-
۲۱۰	چوہدری عبد الرحمٰن صاحب آف بلوچ آباد	میرپور خاص	۳۱۳/-
۲۱۱	پروفیسر عبد الجلیل صاحب ٹی آئی کالج	ربوہ	۳۱۳/-
۲۱۲	ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب		۳۱۳/-
۲۱۳	مجلس خدام الاحمدیہ گولبازار	ربوہ	۳۱۳/-
۲۱۴	مجلس خدام الاحمدیہ۔ دار الیمن	ربوہ	۳۱۳/-
۲۱۵	مجلس خدام الاحمدیہ دار النصر شرقی	ربوہ	۳۱۳/-
۲۱۶	مجلس خدام الاحمدیہ دار النصر غربی	ربوہ	۳۱۳/-
۲۱۷	مجلس خدام الاحمدیہ دار البرکات	ربوہ	۳۱۳/-
۲۱۸	مجلس خدام الاحمدیہ دار الصدر شرقی	ربوہ	۳۱۳/-
۲۱۹	مجلس خدام الاحمدیہ دار الصدر جنوبی	ربوہ	۳۱۳/-
۲۲۰	مجلس خدام الاحمدیہ دار الصدر غربی الف	ربوہ	۳۱۳/-
۲۲۱	مجلس خدام الاحمدیہ باب الابواب	ربوہ	۳۱۳/-
۲۲۲	مجلس خدام الاحمدیہ غلہ منڈی	ربوہ	۳۱۳/-
۲۲۳	مجلس خدام الاحمدیہ دار الرحمت شرقی و	ربوہ	۳۱۳/-
۲۲۴	مجلس خدام الاحمدیہ دار الرحمت شرقی ب	ربوہ	۳۱۳/-
۲۲۵	جماعت احمدیہ	گوکھووال چک ۲۷۶ ر ب	۳۱۳/-
۲۲۶	جماعت احمدیہ	چک ۰۹ رتن	۳۱۳/-
۲۲۷	جماعت احمدیہ	بیریانوالہ چک ۴۹۵	۳۱۳/-
۲۲۸	جماعت احمدیہ	شیرکا چک ۲۷۸	۳۱۳/-
۲۲۹	مجلس خدام الاحمدیہ	چکوال ر	۳۱۳/-
۲۳۰	جماعت احمدیہ	چک ۹۹ شمالی سرگودھا	۳۱۳/-
۲۳۱	محمد شفیع صاحب گوندل	چک ۹۹ شمالی سرگودھا	۳۱۳/-
۲۳۲	رانا محمد خالد صاحب	بھکر	۳۱۳/-
۲۳۳	ڈاکٹر فقیر محمد صاحب (قائد مجلس)	قمر آباد	۳۱۳/-
۲۳۴	چوہدری رشید احمد صاحب	چک ۸۷ شمالی	۳۱۳/-
۲۳۵	چوہدری محمد شفیع صاحب نمبردار	چک ۱۲۷ جوتری	۳۱۳/-
۲۳۶	چوہدری مہر خان صاحب	چک ۱۰۹ نرائن گڑھ	۳۱۳/-
۲۳۷	چوہدری نواب خان صاحب	چک ۸۴ جنوبی سرگودھا	۳۱۳/-
۲۳۸	چوہدری فتح خان صاحب	چک ۸۷ جنوبی سرگودھا	۳۱۳/-
۲۳۹	مجلس خدام الاحمدیہ	چوہڑکانہ	۳۱۳/-
۲۴۰	فلائٹ لفٹنٹ محمد سلیمان صاحب پنشنر	کراچی	۳۱۳/-

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم چوہدری نور احمد صاحب سنوری کی اہلیہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں اب تقریباً ایک مہینے سے بہت کمزوری ہو گئی ہے اور چلنے پھرنے کے قابل بھی نہیں رہی ہیں۔ احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے دعا فرمادیں۔ کریم احمد سنوری ابن چوہدری بشیر حسین سنوری راولپنڈی

۲۔ محمد بخش صاحب جو کہ ایک مخلص احمدی ہیں پچھلے چند ماہ سے پے در پے نقصانات کی وجہ سے پریشان ہیں (خاکسار محمد طفیل امرتسری کھڑیانوالہ)

عزیزم سید عبید اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ حلقہ چک جھمرہ کافی عرصہ سے بعارضہ دل بیمار ہیں۔ اب تکلیف جلد جلد ہونے لگی ہے (حکیم عبد الرحمٰن شاد محلہ دار الرحمت غربی ربوہ)

۳۔ حافظ محمد عبد اللہ صاحب سکرٹری مال انجمن احمدیہ پچیکی کافی عرصہ سے عرق النساء کی مرض میں مبتلا ہیں۔ (طاہر احمد ابن حافظ عبد اللہ صاحب پچیکی)

۴۔ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ ضعف قلب بہت بیمار اور کمزور ہیں۔ (فتح محمد شہر کراچی) احباب جماعت ان سب کے لئے دعا فرمادیں۔

دعائے مغفرت

عزیزہ بشریٰ الفت برادرم ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب نوشہرہ چھاؤنی اہلیہ چوہدری محمد اسلم صاحب چیف منیجر آسٹریلیشیا بنک ملتان اجن کا ۱۹/۷ کو نشتر ہسپتال ملتان میں اپریشن ہوا تھا ۲۷/۷ کو ملتان میں بعمر ۲۵ سال وفات پا گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے نماز جنازہ ۲۸/۷ کو بعد نماز عصر پڑھائی۔ جس کے بعد تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ نے اپنی یادگار ایک بچہ بعمر ۲ سال چھوڑا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ عزیزہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمادیں۔ نیز میرے بھائی جان ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب اور دیگر رشتہ داروں اور عزیزوں کے لئے بھی دعا فرمادیں۔ کہ اللہ کریم ان کو اس صدمہ عظیم کے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جماعت ملتان کے احباب قابل شکریہ ہیں۔ جنہوں نے ہر طرح مدد اور تعاون فرمایا۔ اللہ کریم ان کو جزائے خیر دے۔ آمین

(مرزا عبد السمیع سیشن ماسٹر گاجر گولہ۔ ضلع گوجرانوالہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

بی ایڈ کلاس گورنمنٹ ٹریننگ کالج ملتان:۔
بی اے بی ایس سی نتائج نکلنے کے بعد دس روز تک ۸ تا ۱۲ بجے۔ قواعد کے لئے ۳۰ پیسوں کی ٹکٹوں والا جوابی لفافہ بھیج کر۔ پرنسپل صاحب کو لکھا جائے۔ (پ ٹ ۶۵/۷/۲۶)

۲۔ ڈسپنسر کورس:۔
یک سالہ ٹریننگ از ۶۵/۹/۱۔ شرائط۔ میٹرک۔ عمر:۔ ۶۵/۹/۱ کو کم از کم ۱۷۔ درخواستیں:
مع مصدقہ نقول سندات ۶۵/۸/۱۲ تک بنام میڈیکل سپرنٹنڈنٹ بی وی ہسپتال بہاولپور (پ ٹ ۶۵/۷/۲۶)

۳۔ سپیشل پرپوزز شارٹ کورس کمشنڈ آفیسرز:۔
ایجوکیشن برانچ پی اے ایف۔ دس سالہ سروس کے بعد پنشن۔ انٹرویو ایر ہیڈ کوارٹر پشاور
تنخواہ پائلٹ افسر ۵۵۰/- فلائنگ افسر ۶۵۰/- فلائٹ لفٹیننٹ ۷۵۰/- شرائط:۔ ایم اے
انگلش یا ایم اے ڈی یا ایم ایس سی (فزکس) ایم اے (سائیکالوجی) عمر ۲۱ تا ۲۵ سال۔ سادہ کاغذ پر درخواستیں
۶۵/۸/۱۰ تک بنام ڈائریکٹر آف ایجوکیشن ایر ہیڈ کوارٹرز پشاور (پ ٹ ۶۵/۷/۲۶)

۴۔ ریلوے روٹین کلرک و ٹائپسٹ:۔
اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ تنخواہ ۱۱۵-۵-۱۷۵ سپیشل پے -/۱۰ الاؤنسز علاوہ۔
اسامیاں:۔ ۱۱۔ (کراچی ڈویژن ۳۔ راولپنڈی ۳۔ سکھر ۳۔ کوئٹہ ۲)
۳۳٪ ریزرو برائے متعلقین ریلوے ملازمین۔ شرائط۔ میٹرک عمر ۶۵/۸/۱۶ کو ۱۸ تا ۲۵
درخواستیں معرفت دفتر روزگار ایک روپیہ کی فارم میں مع مصدقہ نقول سندات ۶۵/۸/۱۶ تک بنام ڈپٹی فائنانشل ایڈوائزر
اینڈ چیف اکاؤنٹس افسر ایڈمنسٹریشن سیکشن ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپریس روڈ لاہور (پ ٹ ۶۵/۷/۲۹)

۵۔ ٹریڈ اپرنٹسز پاکستان آرڈیننس فیکٹریز:۔
عرصہ ٹریننگ ۵ سال۔ وظیفہ دوران ٹریننگ سال اول تا پنجم بالترتیب ۵۰ تا ۸۰۔
شرائط میٹرک سیکنڈ ڈویژن
عمر:۔ ۶۵/۸/۱ کو ۱۵ تا ۱۹
درخواستیں:۔ ۶۵/۸/۵ تک بشمول پاسپورٹ سائز فوٹو و کراسڈ پوسٹل آرڈر مالیتی پانچ روپے بنام چیف ایڈمنسٹریٹو آفیسر پی او ایف بورڈ واہ کینٹ۔
(پ ٹ ۶۵/۶/۲۲)

۶۔ چارج مین (ووڈ ورکنگ ٹریڈ):۔
پاکستان آرڈیننس فیکٹریز میں۔ تنخواہ ۲۶۵-۱۵-۳۶۰-۲۰-۴۲۰
شرائط:۔ مکینکل یا الیکٹریکل انجینئرنگ ڈپلومہ عمر ۶۵/۸/۱ کو ۲۰ تا ۳۰
درخواستیں مع مصدقہ نقول سندات و پاسپورٹ سائز فوٹو اور کراسڈ پوسٹل آرڈر ۵ روپے
۶۵/۸/۵ تک بنام چیف ایڈمنسٹریٹو آفیسر پی او ایف بورڈ واہ کینٹ۔ (پ ٹ ۶۵/۷/۲۳)

۷۔ داخلہ انجینئرنگ کالج جامشورو (سندھ)
بیچلر آف انجینئرنگ ڈگری کورس۔ سول۔ مکینکل و الیکٹریکل پراسپکٹس و فارم دفتر پرنسپل سے
شرائط:۔ انٹر سائنس (نان میڈیکل) سیکنڈ ڈویژن
درخواستیں۔ ۶۵/۸/۱۵ تک بنام پرنسپل (پ ٹ ۶۵/۷/۲۳)

۸۔ ڈی مین (سول انجینئرنگ) ریلوے بورڈ لاہور۔
اسامیاں ۱۳۔ تنخواہ ۱۷۵ تا ۳۵۰۔ شرائط:۔ ڈرافٹس مین یا اوورسیر یا
ڈپلومہ انجینئرنگ عمر ۶۵/۸/۷ کو ۱۸ تا ۳۰
درخواستیں مجوزہ فارم قیمتی ایک روپیہ میں ۶۵/۸/۷ تک معرفت روزگار (پ ٹ ۶۵/۷/۲۳)

۹۔ مشترکہ امتحان مقابلہ محکمہ ڈاک
تنخواہ ۱۱۰-۵-۱۵۰/۶-۱۸۰-۷/۲۵۰۔ الاؤنسز علاوہ تاریخ امتحان ۶۵/۱۰/۱۰
اسامیاں (۱) پوسٹ آفس کلرکس (۲) ریڈنڈ لیٹر آفس کلارکس (۳) ریلوے میل سروس سارٹرس
(۴) ٹائم پوسٹ کلارکس۔
شرائط:۔ میٹرک۔ عمر:۔ ۶۵/۱۰/۱ کو ۱۷ تا ۲۵
درخواستیں:۔ ۶۵/۸/۲۵ تک بنام پوسٹ ماسٹر جنرل ناردرن سرکل ویسٹ پاکستان لاہور۔ متعلقہ
قواعد اور فارم درخواست ایک روپیہ نقد میں یا سوا روپے میں بذریعہ ڈاک کسی ہیڈ پوسٹ آفس
سے یا دفتر پوسٹ ماسٹر جنرل ناردرن سرکل ویسٹ پاکستان لوئر مال لاہور سے۔ (پ ٹ ۶۵/۷/۲۷)

ناظر تعلیم ربوہ

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

صرف یو ایس اے میں تیار کنندگان رفراہم کنندگان سے ترجیحی طور پر پاکستان میں ان کے ایجنٹس کی معرفت مندرجہ ذیل آئٹموں کے لیے ٹنڈر مطلوب ہیں۔ جن میں قیمتوں میں شامل ایجنٹس کا کمیشن واضح طور پر درج ہو۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر مع سٹورز کی مختصر کیفیت اور مقدار	قیمت مکمل ٹنڈر دستاویزات بشمول ڈاک خرچ ریکنگ چارجز (ناقابل واپسی)	تاریخ فروخت	مقررہ تاریخ اور وقت	کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
	P7/183/3-65 (AID COMMODITY LOAN NO 080)				
(i)	مختلف سائزوں میں ایس ایم پلیٹیں ۷۸۱۰۰ ہنڈرڈ ویٹ	۲۵ روپے	۶۵/۷/۳۱ تا ۶۵/۹/۱۳	۶۵/۹/۱۴ بوقت ۸ بجے صبح	۶۵/۹/۱۴ بوقت ساڑھے آٹھ بجے صبح
(ii)	گلوینائزڈ اور کاروگیٹڈ سٹیل یا آئرن شیٹس ۲۹۵۰۰ ہنڈرڈ ویٹ				

۲۔ ٹنڈر فارم ناقابل منتقلی) دفتر زیر دستخطی اور ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز (انسپکشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی کینٹ سے تمام ایام کار میں ماسوائے جمعہ ۹ بجے صبح تا ۱۲ بجے دوپہر مندرجہ بالا قیمت کی نقد یا بذریعہ منی آرڈر ادائیگی پر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ پوسٹل آرڈرز، چیک، بنک ڈرافٹ، گارنٹی بانڈز، بنک ڈیپازٹ رسیدیں اور سیونگ سرٹیفکیٹس وغیرہ مندرجہ بالا ٹنڈر فارموں کی قیمت کے طور پر قابل قبول نہ ہوں گے۔ یو ایس اے میں ٹنڈر دہندگان ٹنڈر دستاویزات بلامعاوضہ دفتر کانسل جنرل آف پاکستان ۱۳۔ ایسٹ ۶۵ ویں سٹریٹ نیویارک ۲۱۔ این وائی سے حاصل کر سکتے ہیں۔
مقامی فرمیں جو زر مبادلہ کی صورت میں کسی مدد کی ضرورت کے بغیر حاضر سٹاک پیش کر سکتی ہیں۔ بھی فری ڈیلیوری کراچی یا سٹورز ڈپو (مغلپورہ لاہور) کے تحت ٹنڈر دے سکتی ہیں۔
صرف مقررہ ٹنڈر فارموں پر دی گئی پیش کشوں پر غور کیا جائے گا۔!
ٹنڈر حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

۳۔ کوئی ٹنڈر یا اس سے متعلقہ استفسار زیر دستخطی کے ذاتی نام پر ارسال نہ کیا جائے۔

اے حمید (پی آر ایس)
چیف کنٹرولر آف پرچیز، پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور
1699 (سی/ ۱۹۶۵)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ
سے خط و کتابت کیا کریں۔

ولادت

میرے بھائی مکرم اشفاق احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۵ جولائی ۶۵ء بروز جمعرات پہلا فرزند عطا فرمایا ہے نومولود کا نام اسحق احمد تجویز ہوا ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔
(مشتاق احمد ابن منظور الحق مرحوم چک ۲ ٹی ڈی اے سرگودھا)

ہمدرد نسوال (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۱۹ روپے

اسلامی عبادتیں اپنے اندر کئی قسم کے سبق رکھتی ہیں

بعض سبق ایسے ہیں جو ہر عبادت سکھاتی ہے اور بعض سبق ساری عبادتوں کی مجموعی حالت سے پیدا ہوتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سورۃ بقرہ کی آیت یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"اسلامی عبادتیں اپنے اندر کئی قسم کے سبق رکھتی ہیں۔ بعض سبق ایسے ہوتے ہیں جو ہر عبادت سکھاتی ہے اور بعض سبق ایسے ہوتے ہیں جو ایک سے زیادہ عبادتوں کی نسبت سے پیدا ہوتے ہیں اور بعض سبق ایسے ہیں جو ساری عبادتوں کی مجموعی حالت سے پیدا ہوتے ہیں۔ بعینہٖ اسی طرح خدا تعالےٰ کے پیدا کردہ عالم میں ہمیں یہ نقشہ نظر آتا ہے کہ اس کا ہر فرد اپنے اندر ایک حقیقت رکھتا ہے۔ پھر دو افراد مل کر اپنے اندر حقیقت رکھتے ہیں پھر دو سے زیادہ افراد مل کر ایک حقیقت پیدا کرتے ہیں پھر سارا عالم اپنے اندر ایک حقیقت رکھتا ہے، یہی حال عبادتوں کا ہے اور جس طرح قانونِ قدرت میں ایک ترتیب اور ربط موجود ہے اسی طرح عبادتوں میں بھی ربط ہے۔ مگر یہ بات صرف شریعتِ اسلامیہ میں ہی پائی جاتی ہے۔ باقی شرائع میں نہیں۔ ان میں نماز۔ زکوٰۃ۔ اور روزہ کی قسم کی عبادتیں ہیں۔ مگر ان کا آپس میں کوئی ربط نہیں۔ وہ ایسی ہی ہیں جیسے بکھری ہوئی اینٹیں لیکن شریعتِ اسلامیہ کو اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس کا ہر حکم اپنے اندر حقیقت رکھتا ہے پھر سارے کے سارے احکام مل کر اپنے اندر ایک اور حکمت رکھتے ہیں۔ اس کی ایک مثال نماز اور روزہ ہے۔ نماز اپنی ذات میں ایک سبق رکھتی ہے۔ اور روزہ بھی اپنی ذات میں ایک سبق رکھتا ہے۔ مگر پھر نماز اور روزہ مل کر ایک اور سبق رکھتے ہیں۔ اگر نماز نہ ہوتی صرف روزے ہوتے تو یہ سبق رہ جاتا۔ اور اگر روزے نہ ہوتے صرف نماز ہی ہوتی تب بھی یہ سبق رہ جاتا۔ بے شک روزے اپنی ذات میں مفید ہیں اور نماز اپنی ذات میں مفید ہے۔ جس طرح اسلام کی ساری عبادتیں اپنی اپنی ذات میں مفید ہیں۔ لیکن نماز اور روزہ مل کر ایک نیا سبق دیتے ہیں۔ جس کا میں اس موقعہ پر ذکر کر رہا ہوں۔

نماز کا اصل مقام طہارت ہے جسے وضو کی حالت کہتے ہیں۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص وضو کر کے نماز کے لئے بیٹھ جاتا ہے وہ نماز ہی کی حالت میں ہوتا ہے۔ نماز اس حالت کا انتہائی مقام ہے۔ ورنہ اصل نماز مومن کی وہ قلبی کیفیت ہے جو وضو سے تعلق رکھتی ہے اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ وضو کی کیا حقیقت ہے وضو کے ذریعہ جو فعل ہم کرتے ہیں وہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ کوئی چیز جسم سے خارج نہ ہو خواہ وہ پیشاب پاخانہ کے رنگ میں خارج ہو خواہ مرد و عورت کے تعلقات کے ذریعہ سے خارج ہو یا اور ایسے رنگوں سے خارج ہو جن سے طہارت کو نقصان پہنچتا ہے۔ غرض وضو کا مدار کسی چیز کے جسم سے نہ نکلنے پر ہے۔ اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ نماز کی طہارت کا مدار اس امر پر ہے کہ کوئی چیز جسم سے خارج نہ ہو۔ لیکن روزہ کی طہارت کا مدار اس امر پر ہے کہ کوئی چیز جسم کے اندر داخل نہ ہو۔ بے شک روزہ میں مرد عورت کے تعلقات سے بھی روکا گیا ہے مگر یہ اس لئے ہے کہ روزہ کی حالت میں انسان کی کلّی توجہ اور طرف نہ ہو۔ ورنہ روزہ کا اصل مدار کسی چیز کے جسم میں داخل نہ ہونے پر ہے اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ روزہ کا مدار اس امر پر ہے کہ کوئی چیز جسم میں داخل نہ ہو۔ اگر صرف نماز ہی ہوتی اور وضو صرف ظاہری صفائی ہوتا تو کہا جاتا کہ اس سے مراد صرف ہاتھ مونہہ اور پاؤں کا دھونا ہے۔ اسی طرح اگر روزہ ہوتا اور کوئی چھوٹی موٹی چیز کھا لی جاتی تو کہا جا سکتا تھا کہ روزہ سے مراد فاقہ کرانا ہے۔ لیکن جسم سے کچھ خارج ہونے سے وضو کا باطل ہو جانا اور کسی چیز کے جسم میں داخل ہونے سے روزہ کا ٹوٹ جانا بتاتا ہے کہ کسی چیز کے خارج ہونے کا نماز سے اور کسی چیز کے اندر داخل ہونے کا روزہ سے تعلق ہے اور ان دونوں کو ملا کر یہ لطیف بات نکلتی ہے کہ انسان طہارت میں اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ دو احتیاطیں نہ کرے۔ یعنی بعض چیزیں اپنے جسم سے نکلنے نہ دے اور بعض چیزیں داخل نہ ہونے دے۔ اگر ہم ان دو باتوں کا لحاظ رکھ لیں کہ بعض چیزوں کو جسم سے نکلنے نہ دیں اور بعض کو داخل نہ ہونے دیں تو طہارت کامل ہو جاتی ہے۔ نماز اور روزہ سے مجموعی طور پر انسان کو یہ گُر سکھایا گیا ہے کہ ہر انسان کو یہ امر مدِّنظر رکھنا چاہیئے کہ بعض چیزوں کے جسم سے نکلنے کی وجہ سے وہ ناپاک ہو جاتا ہے ان کو نکلنے نہ دے اور بعض چیزوں کے جسم میں داخل ہونے کی وجہ سے وہ ناپاک ہو جاتا ہے انہیں داخل نہ ہونے دے (تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۸۱-۳۸۰)

بیرونی امداد کی خاطر ہم اپنی آزادی کو قربان نہیں کر سکتے

ہم امریکہ کی مرضی کے پابند نہیں ہیں: صدر ایوب کی ماہانہ نشری تقریر

راولپنڈی ۲ راگست - صدر ایوب نے کہا ہے کہ خود مختاری کا تحفظ ہمیں اقتصادی ترقی سے زیادہ عزیز ہے۔ صدر نے قوم کے نام اپنی ماہانہ نشری تقریر میں اعلان کیا کہ غیر ملکی امداد کی خاطر آزادی کو بھینٹ نہیں چڑھایا جا سکتا۔ امریکی امداد ملتوی ہونے سے پیدا شدہ صورتِ حال کا ذکر کرتے ہوئے صدر نے کہا کہ ملک کی اقتصادی ترقی اور خوشحالی بہت اہمیت رکھتی ہے لیکن اس کی سلامتی اور آزادی سب پر مقدم ہے۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ ایک آزاد قوم کی حیثیت سے ہمیں اپنے ہمسایہ ملکوں سے تعلقات کو معمول پر لانے کا پورا حق پہنچتا ہے ہم اس معاملے میں کوئی سودے بازی نہیں کریں گے

صدر نے اپنی تقریر میں پاک امریکی تعلقات کا تفصیل سے جائزہ لیا۔ اور کہا کہ امریکہ بھارت کو دھڑا دھڑ فوجی امداد دے کر ہماری سلامتی کو خطرہ میں ڈال رہا ہے۔ اب اس کے ایما پر امدادی ادارہ کا اجلاس ملتوی ہوا ہے۔ ہم نے اچھی طرح واضح کر دیا ہے کہ ہم اپنی عزت و آبرو آزادی و سلامتی کو سب سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں۔ صدر نے آخر میں سب سے اپیل کی ہے کہ امریکہ کے چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنی قوت بازو پر بھروسہ کریں اور تیزی سے کام کریں۔ انھوں نے کہا کہ یہ ہماری آزمائش کا دور ہے اور مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ ہم اپنے عزم و حوصلے کی بدولت ہم اس میں کامیاب ہوں گے۔

صدر ایوب نے رن کچھ کے معاہدے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں یہ امید تھی کہ یہ معاہدہ پاکستان اور بھارت کے حل طلب مسائل کے تصفیہ میں مشعلِ راہ ثابت ہو سکتا ہے لیکن بھارتی سیاست نے جو رخ اختیار کیا ہے اس سے ہماری یہ توقعات مٹتی جاتی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ اس کی سب سے بڑی وجہ کشمیر کے معاملہ میں بھارت کا رویہ ہے۔ جہاں جنگ بندی کی خلاف ورزی اور کشمیری عوام پر مظالم کی وارداتوں میں مزید اضافہ کر دیا گیا ہے۔

ویت کانگ چھاپہ ماروں نے ایک اہم فوجی اڈے کو گھیرے میں لے لیا

سیگاؤں ۲ راگست۔ ویت کانگ چھاپہ ماروں نے دانانگ کے اہم فوجی اڈے کو گھیرے میں لے لیا ہے۔ چھاپہ ماروں نے شمال میں دانانگ کو ساحل سے ملانے والی شاہراہ پر ایک پل کو اڑا دیا ہے۔ اس سے ۲۴ گھنٹے پہلے جنوبی سمت میں ایک اہم پل کو اڑا دیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ ویت کانگ والوں نے دانانگ اور امریکی تجربہ کی دو چوکیوں کے درمیان مواصلات کاٹ دیئے ہیں۔ جنوبی ویت نام کے امریکہ کے چند اہم فوجی اڈوں میں سے ایک دانانگ ہے۔ یہاں میزائل نصب ہیں۔ اگر یہ اڈہ امریکہ کے ہاتھ سے نکل گیا تو اس کا یہ مطلب ہوگا کہ جنوبی ویت نام کا تقریباً نصف علاقہ مکمل طور پر ویت کانگ چھاپہ ماروں کے پاس چلا گیا۔

پیکنگ ۲ راگست - چین پاکستان سے ایک کروڑ روپے سے زائد کی مالیت کا سوت خریدے گا۔ اس سلسلے میں چین اور پاکستانی صنعت کاروں کے درمیان دو سمجھوتوں پر دستخط ہو گئے۔

ان سمجھوتوں کے تحت چین ایک کروڑ ۳۲ لاکھ ۶۹ ہزار روپے کا پاکستانی سوت خریدے گا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۶